© rasailojaraid.com

حافظ محمد ابراہیم فانی

فاضل و مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

خوانِ یغما — یعنی حاصل مطالعہ

غیب الغیب | اجرام سماوی کی سائنسی یا اس فلکیاتی طلسم ہوشربا میں اصل بات یاد رکھنے کی یہ ہے کہ اس انتھاد کائنات کا اصل اطلاق "غیبِ غیب" بدستور دور ہی دور اور غیب ہی غیب رہتا ہے ۔ اگرچہ ہمارے مکان و زمان کی اتنی وسعتوں اور ماضی کی طرف اتنے فاصلوں تک ہم کچھ نہ کچھ کھوج لگا چکے ہیں ۔ پھر بھی ہمارے پاس اس مسئلہ کا کوئی آخری جواب نہیں کہ جب کائنات پیدا ہوئی تو اس وقت کیا صورت تھی ؟

اصل یہ ہے کہ اس طرح کے سوالات میں ہم سائنسی مشاہدہ کی دنیا سے نکل کر فلسفیانہ نظریات و قیاسیات کی دنیا میں جا پڑتے اور فلسفی کا بھی یہ حال پاتے ہیں ؎

فلسفی کو بحث کے اندر خدا ملتا نہیں　　ڈور کو سلجھا رہا ہے اور سرا ملتا نہیں

مولانا عبدالباری ندوی ۔ مذہب و سائنس ص ۵

صحابہ کرام کی زندگی پر اسوۂ رسولؐ کا پرتو | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت نے صحابہ کرامؓ کی زندگی ان کے اذواق و رجحانات اور اپنے گھر والوں اور اپنے مال کے ساتھ ان کے رویہ پر بھرپور اور گہرا اثر ڈالا ۔ اور یہ روح ان کے رگ و ریشہ ان کے اخلاق اور ان کی عقلیت میں اس طرح جاری و ساری ہوگئی ۔ کہ ان کی زندگی بڑی حد تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کی تصویر یا عکس بن گئی ۔ جو آپ کے زیادہ قریب تھا ۔ وہ قدرتی طور پر آپ سے زیادہ مشابہ تھا ۔ تاریخ نے ان کے زہد و تورع غم خواری و حاجت براری قناعت پسندی و جفاکشی اور ایثار و قربانی کے جو واقعات اور کارنامے محفوظ کردئے ہیں وہ اخلاق و مذاہب کی تاریخ میں سب سے اوپر اور سب سے زیادہ روشن نظر آتے ہیں ۔ اور دنیا کی کوئی قوم اس کے قریب نہیں پہنچ سکی ۔

مولانا ابوالحسن ندوی ۔ ارکان اربعہ ص ۲

© rasailojaraid.com

راہِ رضا اور مقصودِ بیعت | سید احمد شہید بریلویؒ اور ان کے رفیقوں کے پیشِ نظر اعلائے کلمۃ اللہ اور رضائے باری تعالیٰ کے سوا کچھ نہ تھا۔ ان کے نزدیک بیعت کا مقصود ہی یہ تھا کہ خدا کی رضا حاصل ہو۔ فرماتے ہیں :-

"مشائخ طریقت کے ہاتھ پر بیعت کا مقصود صرف یہ ہے کہ خدا کی رضا حاصل ہو۔ اور خدا کی رضا روشن شریعت کی پیروی پر موقوف ہے۔ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے سوا رضائے حق حاصل کرنے کا قائل ہے وہ جھوٹا اور گمراہ ہے۔ اس کا دعویٰ باطل ہے۔ اور سننے کے قابل نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی بنیاد دو باتوں پر ہے"۔ ایک ترک اشراک اور دوسری ترک بدعات"۔

پھر دونوں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں "ترک اشراک یہ ہے کہ خدا کے سوا کسی کو مشکلوں اور بلاؤں کا دور کرنے والا نہ سمجھا جائے۔ نبی، ولی، صالح اور فرشتے خدا کی بارگاہ میں مقبول ہیں۔ خدا کی رضا حاصل کرنے میں ان کی پیروی کرنی چاہیے۔ اس راہ میں انہیں اپنا پیشوا ماننا چاہیے۔ انہیں زمانی حوادث پر قادر ماننا یا عالم الستر جاننا ہرگز مناسب نہیں۔

ترک بدعات یہ ہے کہ تمام عبادات معاملات نیز معادی اور معاشی امور میں انبیاء کے خاتم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر مضبوطی اور اولوالعزمی سے قدم جمائے جائیں۔ دوسرے لوگوں نے جو نئی رسمیں پیدا کر لی ہیں ان سے دور رہنا چاہیے۔　　غلام رسول مہر جماعت مجاہدین صہ"

مذہب اور زندگی کے بنیادی امور میں عقل دخل انداز نہیں ہو سکتی | مذہب فطرت والوں نے بالواسطہ اور آزاد خیال لوگوں نے بلا واسطہ مذہب اور زندگی کے معاملات میں تصفیہ کے لئے عقل کو معیار تسلیم کیا ہے۔ ذیل میں اس امر کی کسی قدر وضاحت کی جاتی ہے کہ ان دونوں کے اہم معاملات میں کیا واقعی عقل معیار بن سکتی ہے؟

اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ حقائق واشیاء کے ثابت کرنے کے لئے عقل نہایت مفید و موثر ذریعہ ہے۔ لیکن تجربہ اور مشاہدہ سے ثابت ہے کہ مذہب اور زندگی میں اس کی دخل اندازی کی ایک حد مقرر ہے اس حد سے باہر دخل دینے کی یا تو اس میں ہمت نہیں یا اس کی مداخلت بے سود بلکہ بسا اوقات مضر رساں بھی ثابت ہوتی ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ زندگی کے اکثر و بیشتر لمحات میں عقل بے بس ہے۔ یہ لمحات محض جذبات و مرغوبات کی تاریکیوں میں طے ہوتے ہیں۔ وہاں عقل کی کوئی رہنمائی نہیں ہوتی۔ اور اگر ہوتی بھی ہے تو اس سے خاص نتیجہ برآمد نہیں ہوتا۔ ایسے حالات میں کیسے باور کیا جائے کہ جو شے انسان کی عقل و فہم سے خارج ہو وہ اس کی زندگی سے بھی خارج ہوگی۔　　مولانا محمد تقی امینی۔ لامذہبی دور کا تاریخی پس منظر صہ۹

© rasailojaraid.com